الغرض حضور نظام کی انھیں عام انسانی و اسلامی، دینی و علمی خدمات کی بنا پر، دارالحدیث رحمانیہ دہلی نے بھی، آپ کے جشن سیمین کے موقع پر اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ جس کی مختصر کارگذاری ہم مارچ ۱۹۳۷ء کے محدث میں شائع کر چکے ہیں۔

آج ہم آپ کو یہ خوشخبری سنانا چاہتے ہیں کہ مدرسہ میں گذشتہ جلسہ کے موقع پر جو مبارکبادی کا رزولیوشن پاس ہوا تھا۔ اس کو مہتمم صاحب نے بذریعہ تار شہریار دکن کے چیف سکرٹری کی خدمت میں بھیجدیا تھا۔ جس کے جواب میں حضور نظام کے چیف سکرٹری کا ایک خاص مکتوب انگریزی میں مہتمم صاحب کے نام موصول ہوا ہے۔ ہم اس کو اسی اشاعت کے صفحہ ۲۵ پر مع ترجمہ شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بیدار مغز، فیاض دل، علم دوست اور فرض شناس بادشاہ کے اقبال و جاہ، عظمت و سلطنت میں روز افزوں ترقی و استحکام بخشے، جس کے دور حکومت میں ریاست حیدرآباد نے گراں قدر ترقی کی، جس کے عہد حکمرانی میں علم و کمال کی خدمت ہوئی۔ جس کے زمانے میں عام انسانوں کو راحت و چین اطمینان و سکون کی زندگی گذارنے کے مواقع حاصل ہوئے۔ ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

"آخری چہار شنبہ"

مسلمان اپنی جہالت اور مذہبی روایات سے ناواقفیت کی بنا پر، جن بہت سی بیہودہ اور فضول رسموں میں مبتلا ہو کر، اور اپنی حماقت سے ان کو شرعی اور دینی چیز سمجھکر اپنی دولت اور عاقبت دونوں برباد کرتے ہیں۔ ان ہی میں سے ایک لغو اور بالکل بے اصل رسم "آخری چہار شنبہ" کی بھی ہے۔ جو ماہِ صفر کے آخری بدھ کے دن منائی جاتی ہے۔ یوں تو تقریباً سب ہی جگہ کچھ نہ کچھ اس کے آثار ظاہر ہوتے ہیں، اور خوشیاں کی جاتی ہیں۔ لیکن دہلی میں تو میں نے اس کا خاص اہتمام و انتظام دیکھا۔ چھوٹے چھوٹے کارخانوں میں کام بند ہو جاتا ہے۔ مٹھائیوں کی دوکانیں سجائی جاتی ہیں مسلمان حسب استطاعت اچھے اچھے لباسوں میں بازاروں میں نکلتے ہیں۔ کثرت سے مٹھائیاں خرید کر کھاتے اور کھلاتے ہیں۔ اور ایک اچھی خاصی چہل پہل ہو جاتی ہے بعض جگہوں میں لوگ سیر و شکار کے لئے گاؤں سے باہر نکل جاتے ہیں۔ اور مختلف جانوروں کا شکار کر کے پکاتے کھاتے ہیں۔ اور بعض مقامات میں عید کی طرح دھوم دھام سے سویاں پکاتے ہیں، اور دوستوں عزیزوں رشتہ داروں کو خوب خوب کھلاتے ہیں۔ الغرض اسی قسم کی اور خدا جانے کیا کیا رسمیں کرتے ہیں۔ اور پھر لطف یہ کہ اس کو سنت سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں اس دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری سے صحت حاصل ہوئی تھی تو آپ نے خوشی منائی تھی۔ سیر و شکار کو نکلے تھے۔ اس لئے ہم بھی آپ کی اتباع اور محبت میں یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ اور غلط بات ہے اور محض شیطانی وسوسہ ہے جس نے مسلمانوں کو ایک بدعت میں مبتلا کر دیا ہے۔ کسی صحیح تاریخ یا حدیث سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ بعض روایتوں کے مطابق تو آپ کا